منشور رسولان ہمہ محتاج بخاتم | باخاتم و مہر امدہ منشور محمدؐ | توریت بلا توریہ انجیل بتجیل | گویان صفت و سیرت مبرور محمدؐ
ازدوشت دلیل حقانیت محمدیہ | اخبار جہیز از ستارہ
چو منشور ظلمت ز داور جہان | ز فضل خدا جینے مشہور شد | ہمہ عندیات پر اور از د | بکنج عدم بار مستور شد | دلم گفت نامہ بوصفش چنین | جہان سر بخاتم ز مستور شد

منشورِ محمدیؐ

نمبر ۲۹ | مطبوعہ ۱۵ رشوال المکرم سنہ ۱۳۰۱ ہجری بنگلور | جلد ۱۳

مثنوی

جناب منشی احسان علی صاحب فصیح مالک ممتاز الاخبار عم فیضہ

ہر تن کو ہے ایک دین سے نسبت — ہے حمد خدا قلم کی ملت
پائین اس نے جود و زیاین — بیکار نہین ز لوگ جانین
دونون دیتے ہین یہ گواہی — تحقیق ہے وحدت الٰہی
رکہتا ہے جو یہ چاک سینہ — ہے عاشق شاہ مدینہ
یہ وہ ہے کہ جسنے قبل آدم — آدم کیا بلکہ جملہ عالم
لکہا سر لوحہ زبرجد — منشور رسالت محمدؐ
اللہ اللہ رے پیمبر — صدقے جاے فصیح تجہہ پر
آغاز نے تجہسے پایا انجام — انجام کو تونے بخشا اعلام
تو جب سے ہے جب سے تو نہین تہا — رب سے کوئی رو برو نہین تہا
ای تجہپہ درود اور سفر — تیرے اصحاب و آل سب پر
ہے تیرے ہی فیض سے زر آغاز — منشور محمدی یہ ممتاز
پرچہ ہے اک عجیب تمثال — اب ختم ہوا ہے بارہوان سال
جوبن پر اس کے یہ جوانی — ہے لذت عمر جاودانی

ہوتا ہے شروع اسکا فی الحال — اس چودہ صدیمین تیرہوان سال
عاشق کی بجا ہے ناشکیبی — ظاہر ہے اسکی دلفریبی
کلمہ پڑہتے ہین اسکا ہر آن — مذہب قیس اہل صلبان
آمادہ ہے غیر دین سے رد پر — نازان ہے بہت تری مدد پر
امت تیرے یہی ہے امید — رکہیگی عزیز اسکو جاوید
کہتا ہے سب سے یہ پکار سے — ای موسوای نبی پیارے
دیکہو مرے مہتمم کی قسمت — حق نے اسے دی ہے کیا سعادت
وہ مرد شریف پاکدین ہے — اسلام کا دل جو مہین ہے
مین سعی سے اسکے ہون گرامی — وہ میرے سبب ہوا ہے نامی
شکر مری معدلت بیانی — لازم ہے تم کو قدردانی
ہے تم کو ضرور گر ہو دیندار — دل ہیچکے ہو مرے خریدار
قیمت مین بے بہا ہون لیکن — ملنا مرا مفت یون ہے ممکن
تم حق شیوع مہتمم کو — فوراً زر نقد پانچ سو بھیجو۔
زر پاسے بدل وہ مرد دانا — کرتا رہے گا تجھے روانا
ہر شمرہ مین سال ہر تگ اخبار — حاصل مرا ہوگا تم کو دیدار

منشی صفدر علیصاحب کی گذارش کا جواب

مین نے منشی صفدر علیصاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر کی مطبوعہ اخبار نور افشان نمبر ۳۰ جلد ۱۲ دیکھی اوس مین منشی صاحب اپنے احباب اور خیر خواہون کے خطوط وغیرہ کا مجملاً جواب دیتے ہین - مین بہ نظر خیر خواہی بعض امور سے نسبت کچھ لکھنا چاہتا ہون اگر منشی صاحب اوسے ملاحظہ فرماکر جواب سے مسرور کرین گے تو یہ خاکسار ممنون ہوگا۔

منشی صاحب نے اپنی گذارش مین چند کتب رد نصاریٰ کی جو ان کے پاس موجود ہین) فہرست لکھی ہے جنمین استفسار اور ازالۃ الاوہام بھی ہے - ازالۃ الاوہام کو شایع ہوے تو بیس برس ہوے اور استفسار کو اس سے بھی زیادہ عرصہ ہوا - مگر اسوقت تک کسی پادری صاحب نے انکا جواب نہین دیا - استفسار سے کسی کسی قول پر پادری فنڈر صاحب نے کچھ لکھا تہا اوسکا کامل جواب رسالہ استبشار مین اسیوقت دیدیا گیا پھر اوس کے بعد کسی صاحب نے اس وقت تک اس کے جواب مین قلم نہین اٹہایا۔

منشی صاحب نے جب نیاز نامہ تصنیف کیا ہے اس وقت یہ کتابین اوسکی روبرو موجود تہین مگر اونہون نے بھی اپنی کتاب مین کسی ضروری مبحث کا جواب نہین لکھا بلکہ جس امر کا تصفیہ کرنا اون سے ذمہ فرض تہا اس سے بھی اونہون نے بالکل اعراض کیا مثلاً ان دونون کتابون مین نہایت شرح وبسط سے اسبات کو ثابت کیا گیا ہے کہ توریت وانجیل سے تثلیث اور الہیت مسیح ہرگز ثابت نہین ہوتی اور عمدہ طور سے ان مقامات کو حل کیا ہے۔ جن سے عیسائیون سے اوہام تثلیث اور الہیت مسیح نکالتے ہین افسوس ہے کہ منشی صاحب نے باوجود اسبات سے کہ ایسی پر زور تحریر سے یہ بات ثابت کر دیگئی ہو کہ کتب سابقہ مین تثلیث اور الہیت کی تعلیم نہین ہے پھر بھی منشی صاحب اپنے نیاز نامہ مین صرف اسی دعوے بلا دلیل پر اکتفا کرتے ہین کہ تثلیث اور الہیت مسیح کی تعلیم کتب مقدسہ مین صاف صاف پائی جاتی ہے

اب ناظرین حق پسند انصاف فرمائین کہ حق جوئی کا مقتضی یہی ہے کہ باطل شدہ دعوے کو بغیر جواب دئے نقل کر دیا جاے اور پھر عوام سے دھوکہ دینے کو لاجوابی کا شور وغل مچایا جاے - کیا کسی منصف سے نزدیک ایسی کتاب قابل توجہ ہو سکتی ہے جس مین صرف باطل شدہ دعوے کو نقل کر دیا ہو اور اس سے دلایل بطلان سے جواب مین ایک حرف بھی نہ لکھا ہو ہرگز نہین ہرگز نہین! اسوجہ سے ہمارے علماء اسلام نے اس کے جواب کی طرف توجہ نہین کی تہی۔

آخر الامر جب منشی صاحب نے لاجوابی کا بہت غل شور مچایا تب جناب مولوی ابو المنصور صاحب نے ۱۲۸۷ھ ہجری مین مختصر اور کافی جواب

فقط چھہ روز مین تحریر کرسے مشتہر کرایا اور عمدۃ العلماء
جناب مولانا سید محمد علی صاحب نے سنہ ۱۲۹۰ھ
و ۹۱ - و ۹۲ و ۹۳ ہجری مین مضامین متفرق
طور پر بابت نیاز نامہ سے اخبار منشور محمدی مین
طبع کرائے مگر اسوقت تک کسی کا جواب منشی صاحب
نے نہین دیا اور بغیر اصلاح و ترمیم سے نیاز نامہ
اب تک چھپ رہا ہے۔ اور دوسرا کامل جواب
اوسکا سنہ ۱۲۹۷ ہجری مین مولانا ممدوح نے لکھا
ہے (جسکی عمدگی و خوبی دیکھنے سے متعلق ہے) اور
اب بفضلہ تعالی اوس کا چھپنا ہی شروع ہوگیا
ہے۔ منشی صفدر علیصاحب نے سنہ ۱۲۹۲ھ مین ایک
اشتہار اخبار نور افشان مین مشتہر کرایا جس
سے وہی لاجوابی کا دعوے پایا جاتا تہا اور یہ
معلوم ہوتا تہا کہ منشی صاحب اپنے اعتراضون کے
جواب سے بہت خوشہند ہین لہذا جناب
مولانا ممدوح نے اسکے جواب مین ایک اعلان ضرور
لکھکر منشور محمدی مین چھپوایا اور ایک اشتہار
ایڈیٹر نور افشان کو بہیجا۔ مگر صاحب نور افشان
نے بباعث تعصب اسے طبع نہین کیا اور ایک خط
منشی صاحب کے پاس بہیجا ان دونون اشتہارون
اور خط مین جناب مولانا ممدوح نے یہ خواہش
ظاہر کی تہی کہ نیاز نامہ کے ہر ایک بحث مین علیحدہ
علیحدہ گفتگو ہو جائے۔

مولانا صاحب کی درخواست محض اسوجہ سے
تہی کہ منشی صاحب کے بار بار اشتہارات سے یہ بات
بخوبی ظاہر ہوتی تہی کہ وہ اپنی تسلی چاہتے ہین اور
جو شکوک ان کو پڑگئے ہین ان کو وہ لاحل سمجھتے
ہین اس آمادگی کا باعث محض اظہار حق اور خیر خواہی
منشی صاحب اور دیگر طالبین حق کی تہی ورنہ مولانا
صاحب ممدوح اپنی اوقات عزیز کو ایسے جہگڑے
اور نزاع مین صرف کرنا نہین چاہتے۔

مگر افسوس ہے کہ منشی صاحب نے اوسپر اظہار حق
سے اعراض کیا چنانچہ لکھتے ہین کہ بعضے صاحب تقریرا
یا تحریرا مباحثہ کرنا چاہتے ہین بندہ اس تو تو مین
مین کو پسند نہین کرتا کہ اس سے فائدہ ہوتا نظر
نہین آتا اور نہ اپنے مین ایسی لیاقت اور فرصت
پاتا ہے۔ انتہی۔

اس فقرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ منشی صاحب
اس مباحثہ سے انکار کرنے کئی وجہ ظاہر کرتے ہین
اول یہ کہ تو تو مین مین ہونے کا خیال کرتے ہین
دوسرے ان کے نزدیک اسمین کچہ فائدہ نہین ہے
تیسری عدم لیاقت۔ چوتہی عدم فرصت مجھے
ان چار وجہ عذرون مین کلام ہے اہل انصاف
اسے بغور ملاحظہ فرمائین۔

عذر اول مین تو یہ گفتگو ہے کہ تو تو مین مین کا
وہین خیال ہوتا ہے جہان مقابل کی سخت کلامی
ثابت ہو یا بالکل اسکا حال معلوم نہ ہو یہان تو
بفضلہ تعالی رسالہ آئینہ اسلام مثل آفتاب نیمروز
سے منشی صاحب کی بدگمانی کا بطلان ظاہر ہے۔
آئینہ اسلام کو دیکھکر کون منصف کہہ سکتا ہے

کہ جناب مولانا ممدوح بحث مین تو تو مین مین کرین گے
پھر ایسی بیجا بدگمانی کا اظہار کتمان حق سے سوائے
اور کیا تصور کیا جائے علاوہ ازین اگر منشی صاحب
نے دو ایک تحریرین بھی کی ہوتین اور اسمین مولانا
صاحب کی طرف سے کوئی سخت کلامی یا زیادتی پائی
جاتی اوسیوقت ایسا عذر پیش کرتے۔ اب تو گریز
کا ایک بہانہ معلوم ہوتا ہے۔ جناب مولانا کے
اخلاق اس سے بھی ظاہر ہین کہ محض بہ نظر خیر خواہی
جناب ممدوح نے منشی صاحب کو خط بھی لکھے کتاب
بھی بھیجے اخبار بھی روانہ کرائے پھر ایسے مجسم اخلاق
سے بدگمانی کرنا گناہ ہے تو خالی نہ ہوگا خصوصاً
عیسائیون سے نزدیک کہ ان سے نزدیک ادنی
حظرہ بھی بڑا گناہ ہے جناب منشی صاحب کے خلق کا یہ
نمونہ ہے کہ خط کا جواب بھی نہین دیتے اتنے عرصہ
کے بعد اخبار مین طبع کرایا پھر اونہون نے کسطرح دریافت
کیا کہ یہ اخبار اون صاحبون کے پاس جاتا ہے
جن کے خطوط آئے ہین با اینہمہ اظہار حق کا دعوے
ہے افسوس صد افسوس۔

دوسرے عذر مین یہ کلام ہے کہ اگر ایسے مہذب مباحثہ
مین فائدہ نہین تو اور کس طرح مین ہوگا مین نہین
سمجھتا کہ منشی صاحب سے نزدیک فائدہ کس چیز کا نام
ہے جو فائدہ پوری کتاب کے لکھنے سے ہوتا ہے
وہی فائدہ علی وجہ الکمال اس مین بھی متصور ہے
اور جدا جدا ہر ایک مبحث کو طے کرنے مین بالکل
خلط مبحث ہوگا اور وہ بحث کما حقہ طے ہوجاویگی
اور حق و باطل ہر ایک امر مین اہل حق پر بخوبی واضح
ہوجاویگا۔

شاید یہ خیال کیا ہوگا کہ ہر ایک مبحث مین گفتگو
کرنے سے گرفت بہت کیجا دیگی اور بیجا باتین
چل نہ سکین گے اور کسی طرح کا خلط مبحث نہ ہوگا
اس مین گفتگو کا دائرہ تنگ ہوجائیگا اگر ایک بات
کا جواب بھی نہ بن پڑیگا ناظرین پر واقعی حال بخوبی
کھل جائیگا علاوہ اسکے مناظرہ مین اوسی وقت
دینا ہوتا ہے اگر مہلت بھی ہوئی تو تھوڑی سی
اس صورت مین اگر جواب نہ آیا تو معلوم ہوا کہ
جواب سے عاجز ہین۔

پوری کتاب کے جواب مین تو بہت بڑی وسعت
ہوتی ہے کہین نہ کہین کلام کرنیکو جگہ مل ہی جاتی
ہے اور جب کچھ جواب مین لکھدیا گیا۔ گرچہ محققین
اور منصفین کی نظر مین وہ کیسا ہی مہمل اور بے
وقعت ہو مگر نادان غیر منصف لوگ اوسی پر فخر
کرتے ہین۔

منشی صاحب کی طرز تحریر سے یہ مترشح ہوتا
ہے کہ اونہون نے بہت دور اندیشی کو کام
فرمایا ہے یعنے چاہتے ہین کہ جن جن صاحبون
نے انکی کتاب کی نسبت کچھ لکھا ہو یا آیندہ لکھین
ان سب کا ایک بارگی جواب دین اسمین تو
منشی صاحب کو بہت ہی بڑی گنجایش ہے علاوہ
اسکے ہر ایک شخص کی تحریر مین سے کوئی کوئی
بات لیکر کچھ اسپر لکھدین گے اور کہدین گے کہ

بیکار جواب نہ گیا۔

اصل مریہ معلوم ہوتا ہے کہ جب سے پادری فنڈر صاحب وغیرہ کو مناظرۂ تقریری اور تحریری مین برسرا علان نہایت خاموش زک ہوئی ہے اوسوقت سے جتنے پادری اس کیفیت سے آگاہ ہین ان کو ہرگز مناظرہ کی ہمت نہین ہوتی۔ بطور خود کچھ لکھدینا مناسب جانتے ہین کیونکہ اس طور مین بہت سے ناواقف ہی اوسے دیکھتے ہین کبھی کوئی نہ کوئی گرفتار دام بلا ہو ہی جاتا ہے پھر اوس سے نکل آنا بڑی مردانگی کا کام ہے کہین شرم ولحاظ کہین دنیاوی طمع کہین بات کی پچ ایسی آن پڑتی ہے کہ اس پھندے سے نکلنا ممکن نہین ہوتا اور انسان نار کو عار پر اختیار کرتا ہے اللہ ایسے عار سے بچائے۔

عدم لیاقت کا عذر جو منشی صاحب پیش کرتے ہین اس کے نسبت مین تو کچھ نہین کہہ سکتا ہون بلکہ ان کی کسر نفسی خیال کرتا ہون مگر شاید کوئی شخص اسی معمولی عذر ظاہر دار یکا سمجھے۔ اور کہے کہ جو کوئی واقعی اپنے تئین ایسا سمجھتا ہے وہ ایسے لاجوابی سے دعوے نہین کر سکتا۔ خیر میرا التماس یہ ہے کہ اظہار حق مین کسر نفسی کو کام نفرماے جس لیاقت سے آپ نے نیاز نامہ لکھا ہے اوسی لیاقت سے اپنے ہر ایک بحث کا تصفیہ کر لیجئے تاکہ ہر خاص و عام پر امر حق ظاہر ہو جائے۔

عدم فرصت بھی ایک معمولی عذر ہے جب نیاز نامہ لکھنے کو فرصت مل گئی۔ اور مضامین لکھنے کو بھی فرصت ہو ہی جاتی ہے تو امر حق کے اظہار اور تصفیہ کے لئے بھی اگر آپ چاہین گے تو کم و بیش فرصت مل ہی جائیگی اسکے علاوہ مین آپ کو ایک عمدہ تدبیر بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ سیکرون پادری مفت مشن کی تنخواہ پاتے ہین آپ جسے چاہین شریک کرین پھر ایک کو نہین جتنون کو جی چاہے جناب مولانا ممدوح نہایت خوشی سے جواب دین گے حاصل یہ کہ جناب مولانا کو اظہار حق مین کسی نوع دریغ نہین ہے مگر ہم نہین جانتے کہ منشی صاحب باوجود اس دعوے کے کیون گریز کرتے ہین۔

پھر فرماتے ہین کہ بہتر یہ ہے کہ جو صاحب اس امر کی بابت جو مین نے نیاز نامہ مین عرض کیا ہے یا اوس سے متعلق باتون کی بابت جو کچھ فرمانا چاہتے ہین لکھکر مجھے عنایت فرمائین کہ مین اور دو سرے لوگ اوسے پڑھین اور سوچین پیچھے جو کچھ مجھے گذارش کرنا ہوگا کرون گا۔

میرے نزدیک مناظرہ مین یہی باتین موجود ہین کیونکہ طرفین کی تحریرین چھپ جایا کرین گے آپ اور دوسرے صاحب بخوبی اوسے ملاحظہ کر سکین گے اسکے علاوہ جو تحریرین آپکے پاس سب مدعا آپ سے پہونچگئی ہین انہین کے بارہ مین لکھنے اظہار حق کے لئے انتظار کی حاجت نہین۔

رقمہ الوہاب اور منشور محمدی مین بعض مباحث کو
مشتہر ہوے برسین ہوگئین آئینہ اسلام بہی
آپ کے پاس پہونچا انہین کے جواب مین قلم اٹہائی
جو مضامین نیاز نامہ ان تحریرون سے رد ہوچکے
اون کا جواب تو آپ پر بنظر اظہار حق فرض ہوگیا تہا
جن صاحبون نے کچہ سوالات منشی صاحب
سے کئے تہے اونہین منشی صاحب دو طرح سے جواب
دیتے ہین اول یہ کہ بندہ نے نیاز نامہ مین ایک
ہی امر پیش کیا ہے اور وہ میری نظر مین اتنا پکا
اور سچا امر ہے جس سے پورا پورا یقین ہوتا ہے
کہ نہ قرآن و حدیث خدا کے طرف سے ہین اور نہ
جناب محمد صاحب خدا کے رسول ہین۔
اسکے جواب مین اس قدر مین کہتا ہون کہ جو امر
منشی صاحب نے نیاز نامہ مین پیش کیا ہے اگر وہ صحیح
ہے تو پورا پورا یقین ہوتا ہے کہ نہ مجموعہ عہد جدید
خدا کے طرف سے ہے اور نہ اوس کے بانی اور
محرر خدا کے رسول ہین کیونکہ یہ مجموعہ باوجود
تصدیق کرنے توریت کے اصول ایمانیہ مین اسکے مخالف
ہے تثلیث اور الوہیت مسیح کا کہین توریت مین نشان
نہین ہے اگر ہو تو بنظر عنایت اور اظہار حق مطلع فرمانے
بندہ ممنون ہوگا۔
پہر فرماتے ہین کہ سولہ برس سے اوسی بہاری
کو اس رسالہ کے ذریعہ سے گویا پکار پکار کر اپنے
بہائی مسلمانون کی خدمت مین ہر روز اور ہر وقت
عرض کرتا ہون کہ اوسکی خاطر خواہ جانچ اور تحقیقات
ہو اور سچی بات سبکے نزدیک قرار پاجاے۔
مین عرض کرتا ہون کہ آپ پکار رہے ہین مگر دوسرون
سی نہین سنتے ایجناب بطور خود سمجہنے تو خوب جانچ
اور خوب تحقیقات کی اور اب چاہتے ہین کہ
بالمشافہ یا بذریعہ تحریر کے آپ پر اور دوسرے صاحبون
پر ظاہر کرین پہر کیون آپ حیلے بہانے کرکے جانچ
اور تحقیقات کرنے سے پہلو تہی کرتے ہین۔
کیا ہماری پکار آپ کے کانون تک نہین پہونچی
ہم تو بتیس برس سے بذریعہ ازالہ اوہام اور
اکیس برس سے بذریعہ اظہار الحق پکار پکار کر
عیسائی بہائیون کی خدمت مین ہر روز اور
ہر وقت اور ہر لحظہ عرض کرتے ہین کہ دین
محمدی سچا ہے اور مذہب تثلیثی باطل ہے خوب
دیکہہ لو جانچ لو پرکہہ لو ہر طرح سے تحقیق کر لو۔
اسوقت بہی ہر طرح سمجہانیکو موجود ہین مگر
افسوس ہے کہ عیسائی بہائی نہین سنتے اور ہم
بہت چاہتے ہین کہ تحقیق کرین مگر نہین کرتے۔
جسجگہ سمجہانیوالا اور ماہر نہین ہوتا ہے۔
اوسوقت تو مستعد ہوتے ہین اور عوام کی
نظرون مین اپنی حقیقت اور مستعدی ظاہر
کرتے ہین اور جسوقت کوئی ماہر مقابل ہوتا
ہے پہر وہ ہزار طرح سے چاہے کہ ہمسے تحقیق
کرلین مگر عیسائی بہائی ہر طرح اوسوقت گریز
کرتے ہین اور حیلے بہانے کرکے ٹال جاتے ہین
دوسرا جواب ان سائلونکو منشی صاحب یہ

دیتے ہین اس لئے ہم اون سوالون کے جواب سے ساکت ہین کہ خلط مبحث نہ ہوجائے اور مجتی لوگون کو دور اور تسلسل مباحثہ مین پیدا کرنیکا موقع نہ ملے الخ - اس امر مین میرے دو التماس ہین - اوّل یہ کہ ان سائلون کے سوال اگر نیاز نامہ کے مباحث سے علحدہ ہین تو اون کو علحدہ جواب دیجئے اون کو جواب دینا نیاز نامہ کے مباحث مین خلط مبحث ہونے کا باعث نہین ہوسکتا اگر اوسی سے متعلق ہین تو آپ خود شروع رسالہ مین اوسکے جواب دینے کا وعدہ کرچکے ہین دوسرے یہ کہ ہم چاہتے ہین کہ خلط مبحث نہو بلکہ ہر ایک مبحث مین بالکل علحدہ علحدہ گفتگو کیجاے تاکہ کسی طرحکا خلط نہونے پائے مگر آپ اسے منظور نہین کرتے -

منشی صاحب اگر آپ خلط مبحث سے گزیران ہین تو ضرور ہے کہ حسب خواہش عمدۃ العلماء جناب مولوی محمد علی صاحب سے ہر ایک مبحث مین الگ الگ گفتگو کرلیجئے اگر ان سائلونکو جواب نہ دینے کا صرف ایک بہانہ ہے تو اختیار ہے آپ نے ان سائلونکو جو یہ ہدایت کی ہے کہ ان سوالون سے نسبت رسالے اور کتابین موجود ہین اور مسیحی بہائی بھی جو قرب وجوار مین ہون گے سوالات مشکل اور نئے نہین ہین ان سے اپنی تسلی کرلین - لو جناب ہمنے تو کوئی کتاب یا رسالہ ایسا نہین دیکھا کہ جسمین ہمارے سوالون کا تسلی بخش جواب ہو اور قرب وجوار سے مسیحی بہائیون کا حال سنئے مثلاً کانپور مین ایک بڑے یوروپین پادری ڈن صاحب ہین جو ذی مہذب شخص ہین اتفاقاً حسب خواہش اون سے مینے ایک عنوان سے دریافت کیا دو روز تک اوسمین گفتگو رہی درمیان بحث مین کئے مرتبہ یہ تو فرمایا کہ یہ مسئلہ مشکل ہے مگر انجام مین کچھ نہوسکا یہ کہا کہ یہ سوال لکھکر دو ہم اوسے سرکیولیٹ یعنے پادری صاحبون سے پاس گشت کرادین گے اور جو جواب وہان سے آئیگا وہ ہم تمہین دینگے لو جناب مین تین مہینے سے منتظر ہون اس مختصر سوال کا ابتک کچھ جواب نہین ملا ہے معلوم نہین کہ کہانتک گشت مین ہے اور کب تک رہیگا -

اوس گفتگو ختم ہونے سے بعد پادری ڈن صاحب نے فرمایا کہ ہم انجیل پڑہائین گے آپ سنا کیجئے اور جو شکوک آپ کو ہون اونہین بیان کیجئے ہم جواب دین گے مینے اسے بھی منظور کیا اور وقت معین پر جاکر انجیل سننے لگا اور جو کچھ شکوک میرے ذہن مین تھے دریافت کئے مین نہایت سچائی سے کہتا ہون کہ پادری صاحب کسی شک کا معقول جواب نہین دیسکے اور بعض اعتراض کو بتصریح مان لیا جس سے حاضرین پر (کہ اکثر ان مین ہندو تھے) واضح ہوگیا کہ پادری صاحب جواب سے عاجز ہین -

الغرض قرب وجوار کے عیسائی بہائیون کا

لکایہ حال ہے جو مینے عرض کیا اس لئے کسی نے آپ سے
زرخواست کی ہوگی آپ انہین ایسی سو کہی سناتی ہین
اب مین آپ سے بنظر خیر خواہی عرض کرتا ہون
کہ آپ ان سائلونکا بھی اطمینان کر دیجئے اور جناب
مولانا محمد علیصاحب سے نیاز نامہ سے ہر ایک مباحث
کا تصفیہ کرلیجئے ورنہ اہل حق پر ظاہر ہوجائیگا کہ
جو کچھ عریضہ نیاز مین آپنے دعوی کیا تہا وہ محض خلاف
واقع اور عیسائیون سے خوش کرنے کے لئے تہا
فقط۔ راقم حقیر چودہری مولی بخش
از کانپور ۳۰ جولائی ۱۸۸۴ء۔

ماتم

گذشتہ ہفتہ مین اسلامی وعظ سے مقابلہ مین مکتی
فوج سے ایک پری کسی سے ہم راہ اور گئی جس سے
ماتم مین ایک روز پرتیج بند رہی۔
ارمغان مانگنے گئی پوت تو کہو آئی خسم۔

خط

حامی دین احمدی جناب ایڈیٹر صاحب منشور محمدی دام اشفاقہ
تسلیم گذشتہ شہر رمضان المبارک مین مرقومہ
الذیل اشخاص مسجد جامع بمبی مین تشریف لاکے
دین آبائی کو ترک کرکے دین اسلام قبول
کئے جن کے اسماے مبارک کی فہرست مسجد موصوف
کے دفتر رجسٹر سے نقل کرکے خدمت شریف مین
روانہ کیا ہون آپ اس کو اپنی اخبار صداقت
آثار مین شایع کرکے مخالفین دین اسلام کو
دین حق کا کرشمہ تبلا مین آپ کو دونون جہان ن

مین سرفرازی حاصل ہوگی اور بالفعل آپ سے التماس ہے
ان کے ایمانون کو روز بروز تقویت عطا فرماے
آمین مورخہ ۱۵ شہر شوال المکرم ۱۳۰۱ ہجری
روز خمیس۔ نیاز مند
محمد اسماعیل میمنوی۔

اسلامی نام	عبداللہ	محمد قاسم	سکینہ
عمر	۴۵	۲۲	۲۶
ذات	گوسائی	تلنگی	بہنڈارن
وطن	لاہور	حیدرآباد	چپلون
ایام جہالت کے نام	سمیرا	رامرو	سکو
روز	سہ شنبہ	جمعہ	جمعہ
تاریخ	۷	۲۴	۲۴
ماہ	رمضان	رمضان	رمضان
سنہ	۱۳۰۱	۱۳۰۱	۱۳۰۱

بقیہ سوالات سابق

اس باب مین تمام وکمال پیغمبر آخرالزمان صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی عمدہ توجیہ سے سانحہ آمد آمد کی
خبر ہے لیکن افسوس آتا ہے ناعاقبت اندیش
عیسائیون پر کہ باوجود کامل شناخت پیغمبر
عرب کی جو اسباب مین بیان ہوئین اس پیشین
گوئی کو حضرت عیسی علیہ السلام پر چسپان کرتی
ہین اس دلیل سے کہ اونہون نے اندہون
کی آنکہین بینا کین لیکن ہم پوچہتے ہین کہ اونہون
نے تو کوڑہیون اور فالج زدون کو بہی
بحکم خدا اچہا کیا ہے مردون کو زندہ کیا ہے
اگر یہ پیشین گوئی درباب مسیح ہوتی تو ضرور
اس مقام پر یہ معجزات بہی بیان ہوتے تاکہ

پورا پورا حلیہ آپ کا مل جاتا اور کچھ بھی شک وشبہ نہ رہتا مگر چونکہ یہ پیشین گوئی مسیح کے لئے نہین ہے اس لئے ان باتون کا کچھ بھی ذکر نہین فرمایا گیا ہان اور بہت جگہ حضرت مسیح کی نسبت پیشین گوئی ہین کہ بلا تاویل آپ پر چسپان ہین جیسا کہ سوال گذشتہ مین ایک جگہ بحوالہ توریت لکھ چکا ہون اور اگر عیسائیون سے احتمال انکار مسیح ہوتا تو ضرور ایک ایک پیشین گوئی درباب رسالت جناب مسیح کے پیش کرتا - غرض انصافاً یہی بات ہے کہ یہ پیشین گوئی درباب پیغمبر اسلام علیہ السلام ہے اندہون سے مراد کور باطن سیاہ دل اور قیدی سے مراد گرفتاران وپابندان ہوا وہوس ونفس وشیطان وخراب شہوت سے ہے جیسا کہ خود اسی آیت مین موجود ہے کہ (ان کو جو اندہیری مین بیٹھے ہین قید سے چھڑا دے) یعنے جو لوگ اپنی سیاہ دروںی سے جہالت کے باعث بتون کی عبادت اور خراب شہوت مین گرفتار رہین ان کو نور نبوت ورسالت سے اوس ظلمات سے رہائی دی چنانچہ اگلی آیتون مین بتون کی تو ہین اسی وجہ سے مذکور کی گئی ہے کہ جب یہ صاحب نور جسپر روح کا اترنا اور خدا کی حفاظت مین ہونا بیان کیا گیا ہے اور جسکی دستگیری کرنی خدا نے اپنی ذمہ لی ہے ظہور فرماویگا تو تمام بت سرنگون اور نیست ونابود ہوجاوین گے اور فی الواقع ایسا ہی ہوا کہ تمام جزیرہ عرب سے آپ کی مبعوث ہوتی ہے تمام بت اور بت پرست وتثلیث پرست کہ یہ بھی بت پرستی ہے تباہ وخوار ہوے اور نکالے گئے اور خدا کی ستایش کی گئی اور آپ شر معاندین وحاسدین سے محفوظ ومصئون رہے لیکن حضرت عیسے باتفاق نصاریٰ نہایت تذلیل وتخریب سے معاذ اللہ معاندین کی ہاتھ سے مقتول ہوے اور خدا کی حفاظت ودستگیری وقوع مین نہ آئی اور دیکھو نوین آیت مین فرمایا گیا کہ مین تم کو نئی باتین بتلاتا ہون تو مین سوال کرتا ہون کہ کیا یہ نئی بات نہین ہے کہ آپ بنی اسمٰعیل مین خلاف سلسلہ انبیاء بنی اسرائیل کی خدا کے رسول برحق سب وعید اس آیت سے ہوے پھر دیکھو کہ کیا قیدار بنو اسمٰعیل نہین ہین یہ تو سب جانتے ہین کہ قیدار سے مسیح کو کچھ نسبت نہین اور اگر ہے تو پیغمبر عرب کو ہے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اور یہی غور کیجئے کہ زمان مسیح وحواریین مین بت پرستی خاص شہر یروسلم سے بھی دور نہین ہوئی اور خدا کی ستایش سب مراد خداوندی نہین کی گئی بلکہ خدا کی نسبت کفر بکایا گیا اور ایک نئی قسم کی بت پرستی جسکو تثلیث کہتے ہین پیدا ہوی اور پیغمبر عرب صلوٰۃ اللہ علیہ وسلامہ علیہ نے بت پرستی دور کرکے ایک عام منادی

لا الٰہ الا اللہ وحدہ لاشریک لہ کی فرمائی جسکا اثر
آپ کی رو برو ہی نمایان ہوا اور زمانہ خلفاء
رضوان اللہ علیہم اجمعین مین باحسن وجوہ
اس وعدہ کا استحکام و رونق ہوئی اور
دیکھو کہ وعدہ خداوندی ہے کہ اوسکو زوال
نہ ہوگا سو الحمد للہ ابتک اسکو عروج پر عروج حاصل
ہے اور خیال کرو کہ اس سے آیندہ آیات مین
ذکر جہاد و طلب جنگ و غلبہ کا بیان ہے سو
یہ بھی بحمد اللہ باستحکام تمام آپ کی ذات مین
موجود اور حضرت مسیح سے مفقود ہے ہم اس
مقام کو اوپر کسی سوال مین لکھہ آئے ہین انتہا
یہان اتنا ہی دریافت کرتے ہین کہ حضرت
مسیح نے کب طلب جنگ کیا اور اپنے دشمنون
پر کب غالب ہوے وہ تو حسب اقرار عیسائیان
نہایت مذلت و بے آبروئی سے مصلوب ہوے
اسی پیشین گوئی کی بموجب پیغمبر عرب کو جہاد کا
حکم تھا تاکہ جو کچھ لگلے کتابون مین لکھا ہے وہ
پورا ہو۔

لمؤلفہ

اگر اتنی پیمبر کی خبر بیبل مین پاتے ہین
تو تا دیلا حسد سے میسوی خود راہ پاتے ہین
جو مقفا ہو سکا پیلون سے اوسکو دور کر ڈالا
مگر اخبار اب بھی آپ کی بے حد نکلتے ہین
ای بھائیو ہوش کرسے اپنی عاقبت کو سنوارو
دنیا چند روزہ ہے اسپر اعتبار نہ کرو آخر ایکدن

خدا کو مونہ دکھاؤگے اوسوقت ہماری باتین یاد
کرسے پچھتاؤگے سمجھہ لو کہ تمہاری انکار سے انکا
کسر شان نہین ہوتا ہے جسکو خدا نے بزرگی
دی اوسکو کون رد کرسکتا ہے دیکھو یہود کی
انکار سے مسیح کی علو مرتبت مین کیا فرق آیا۔
ہم پھر محبتانہ عرض کرتے ہین کہ فرعون نہ بنے
رہو بیبل کو کھولکر دیکھو کہ بنی اسرائیل ہمیشہ
انبیاء علیہم السلام سے کیا سلوک کرتے رہے
اور جبکہ آدمی کسی گناہ مین اصرار کیا کرتا ہے
تو اوسکا دل سیاہ ہوجاتا ہے ہر چند کہ سمجھایا
جاوے کچھ اثر پذیر نہین ہوتا ہے۔ جھوٹا نبی
اور اسکے پیرو بہت جلد نابود ہوجاتے ہین
نبی کاذب قتل کیا جاتا ہے پھر وہ اور اوسکا
مصنوعی دین نیست ہوجاتا ہے کیا تم نے یہہ
مضامین مذکورہ بالا بائبل مین کہین نہین
پڑھا ہے۔

سوال ۳۸ یسعیاہ ۴۳ باب ۱۸ تم اگلی
چیزون کو یاد نہ کرو اور قدیم باتون کو
سوچتے نہ رہو ۱۹۔ دیکھو مین ایک نئی چیز
کرونگا اب وہ نمود ہوگی کیا تم اسپر ملاحظہ
نہ کروگے ہان مین بیابان مین ایک راہ اور
صحرا مین ندیان بناؤنگا ۲۰۔ دشت کے بہیمی
گیدڑ اور شتر مرغ میری تعظیم کرینگے کہ مین
بیابان مین پانی اور صحرا مین ندیان موجود
کرونگا کہ دے میری لوگون کو میری برگزیدون

کو پہنی سے گئے ہو دیں ۔ ۲۱ ۔ مین نے ان لوگون
کو اپنے لئے بنایا وے میری ستایش کرین گے
۲۲ لیکن ای یعقوب تونے میرا نام نہین لیا
بلکہ ای اسرائیل تو مجھسے دق ہوا ۲۳ و ۲۴
و ۲۵ و ۲۶ تک ۔ ۲۷ ۔ تیرے بڑے باپ نے
گناہ کیا اور تیری تفسیر کرنیوالون نے میری
مخالفت کی ہے ۔ ۲۸ ۔ اس لئے مین نے مقدس
کی امیرون کو ناپاک ٹہرایا اور یعقوب کو حرم
کر دیا اور اسرائیل کو چھوڑا کہ اسپر طعنہ زنی ہو

اس مقام پر بہی پیغمبر اسلام علیہ افضل
التحیۃ والسلام کی آمد کی خبر اور ان کا نور
اول المخلوق ہونا اور انکی اصحاب و تابعین
وامت کی اوصاف ایسے واضح اور صاف خدا
نے بیان فرمائے ہین کہ ادنی فہم درکہ
سے استدراک ہو سکتا ہے کہ سوائے ذات
پاک احمدی کی مصداق ان صفات مصرحہ بالا
کی کوئی نظر نہین آتی ہان منکرین کا انکار اور
بات ہے دنیا مین ایسے بہی لوگ ہین جو خود
ذات معبود حقیقی اور خالق برحق سے منکر
ہین پس جب یہ معاملہ ہے تو اگر اس پیشین
گوئی کو کسی اور پر فرض کر کے رسالت محمد
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے انکار کرین تو
کوئی نئی بات نہین ہے بہر تقدیر خدا نے صفات
آیات مصرحہ صدر مین بنی اسرائیل کو مستثنی
ایک عمدہ صفائی سے سانہ کر دیا اور صاف فرمایا

کہ مین نے بنی اسرائیل کو انکی نافرمانی و گستاخی
کی وجہ سے حرم کر دیا اور چہوڑ دیا کہ ہمیشہ
کو اسی نافرمانی مین مطعون رہین اس لئے اب
مین نئی چیز یعنے بنی اسماعیل سے ایک رسول
صاحب شریعت تو پیدا کیا چاہتا ہون جسکی باعث
سے میری تقدیس و ستایش و توحید ہمیشہ تک
رہیگی بنی اسرائیل کی طرح اس سے کبہی نافرمانی
نہ ہوگی پہر فرماتا ہے کہ ای بنی اسرائیل تم قدیم
باتون کو نہ سوچو یعنے یہ خیال نہ رکہو کہ بنی اسرائیل
سے سوا کوئی نبی صاحب کتاب نہوگا نہین یہ
سمجہو بلکہ مین ضرور ایک نئی شریعت برپا کرونگا
اور ایک راستہ بیابان وصحرا مین یعنے ایک
نبی صاحب کتاب عرب مین ظاہر کرونگا اور
بنی اسرائیل کی سلسلۂ نبوت کی مقابلہ مین یہ نبی
اسماعیل کی اولاد سے جدید ہوگا جس سے بعث
بہیمی[1] وغیرہ شتر مرغ یعنے وحشیان عرب جو شریعت
سے ناواقف اور جہالت وحماقت مین مثل بہایم
سے ہین میری شناخت وتعظیم وستایش کرین گے
یا بہایم وغیرہ جانوران صحرائی جیسا کہ کتب اسلام مین
درج ہے اس رسول عربی نژاد قدسی نہاد کی صداقت

[1] ملک عرب زمین کوہستانی و بیابانی وصحرا ریگستانی ہے
لہذا عرب سے ملک کو صحرا و بیابان سے تشبیہ دی ۱۲
[2] عرب لوگ علم سے محض جاہل و غافل اور عادات وحشیانہ رکہتے تھے
کسی نبی کی دین آئین مین نہ تہے ہان جب سے نام دین ابراہیم کے
عامل تہے وہ بہی بسبب کچہ احکام چلے آتی ہی لہذا عرب کو بہایم سے تشبیہ دیگئی ۱۲

رسالت پر گواہی دینگے جو باعث میری تعظیم و ستایش کا ہوگا اس بیابان و صحرا یعنے ملک عرب مین چشمہ زمزم وغیرہ ظاہر کرونگا جس سے میرے برگزیدہ لوگ یعنے حجاج و زوار بیت اللہ سیراب ہونگے یا مراد ندیون اور پانی سے شریعت محمدی و فرقان حمید اور وہ فیوض و برکات احمدی ہے جو آجتک برگزیدگان اسلام کو حاصل ہوتا ہی اور حسب تصریح اس پیشین گوئی کی قیامت تک جاری رہیگا کہ بڑے بڑے اولیاء اکمل اس امت مرحومہ مین ہوگذرے ہین اور ہوتے چلے جاتے ہین اور بنظر تعمق ملاحظہ تو کرو علماء مدرس کی علو شان و خوارق عادات سکا کہ باوجود بے سر و سامانی و قلت معاش و زور ملکی و مالی کی علماء مسیحیون پر کہ فی الحقیقت صاحب ملک مال و بادشاہ وقت یہ ہی ہین ۱۳ سال سے غالب و رغالب چلی آتی ہین یہ بہی اعلی قسم کی کرامات ہے اور ایسے تو بیسیون اس امت مین ہوگذرے ہین جنہون نے مثل عیسی علیہ السلام کے صدہا مردے زندہ کئے اور سالہا سال تک جیتے رہے جیسے کہ حضرت سید عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ السامی کی ایک ذات پاک اس نظیر مین کافی و وافی ہے اس سے ہمارا یہ مطلب نہین کہ حضرت عبد القادر محی الدین یا کسی اور ولی کو ہم رتبہ عیسی یا کسی اور نبی سے سمجھین ہمارے کل اہل اسلام کا یہ عقیدہ نہین بلکہ بعد انبیا کی مرتبہ اولیا سمجھتے ہین - بریلی شہر کا ذکر حال ہے کہ ایک درویش سیف زبان اہل اسلام نے ایک بزاز سے کیچھ کپڑے کا سوال کیا اور ساتھ ہی اوسکے یہ بہی کہدیا کہ اگر ہمارا سوال پورا نہوگا تو اسی وقت تمہارا ہرا رونگا مال سوخت ہوجاویگا بزاز نے اپنی بد اعتقادی کی وجہ سے اسبات کو خبطیانہ کلام سمجھہ کر توجہ التفات نہ کیا - فقیر صاحب چلدئے انہون نے پشت پھیری تہی کہ مقفل کوٹھری مین ایک بدری ریشمین کپڑے کی سربستہ جسمین کئے ہزار کا مال تہا خود بخود جل گئی اور کسی آس پاس کی چیز کو کیچھ نقصان نہ پہونچایا اور بغیر اسکے کہ کوئی بجہاوے آپ ہی آپ جل کر خاک سیاہ ہوگئی - خیر یہ بات تو دور پہونچگئی اور اصل مطلب رہگیا اس لئے ہم پھر اصلی مدعا کی طرف رجوع کرتے ہین -

پھر خدا مخاطب بنی اسرائیل کو کرکے فرماتا ہے کہ مین نے ان برگزیدہ و مقبول لوگون کو خاص اسی واسطے برپا کیا ہے کہ میری ستایش کرین گے برخلاف تیری ای اسرائیل کہ تونے میری عبادت تکی اور میری احکام نمانی اور میری کلام کی تغییر کرتے ہوے میری مخالفت کی یعنے کیچھ کا کیچھ سمجہ لیا اور اپنی طرف سے میری کلام مین افراط و تفریط کردی پس اسی واسطے مین نے تجہ کو چہوڑ دیا ہے

باقی آیندہ

مطبع بحر الاسلام بنگلور مین محمد شریف کے اہتمام سے چھپا -